144721-کا خرچ بیٹیوں کے ذمہ ہے یا بیٹوں کے ذمہ ؟

سوال

میری چھ بہنیں اور پانچ بھائی ہیں ہمارے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، انہوں نے وراثت میں ایک مکان چھوڑا ہے جو کرایہ پر دیا ہوا ہے، جب ہم نے کرایہ میں سے اپنا حق طلب کیا تو ہمارا بڑا بھائی ناراض ہو گیا اور ہمیں حصہ دینے سے انکار کر دیا، چنانچہ ہم نے عدالت میں مقدمہ کر دیا تو اس نے کرائے میں سے ہمارا حصہ دینا تسلیم کر لیا، لیکن ہمارے اس فعل سے ناراض ہو کر والدہ کا خرچ بند کر دیا، کیونکہ اس کا ذہن تھا کہ ہمیں اپنا حصہ وصول نہیں کرنا چاہیے تھا بلکہ اسے والدہ پر خرچ کرنا چاہیے تھا.

ہم سب بہنیں شادی شدہ ہیں اور کوئی کام بھی نہیں کرتیں، والدہ بیمار ہو کر ہاسپٹل میں داخل ہوئیں تو بھائی نے اخراجات ادا کرنے سے انکار کر دیا، برائے مہربانی درج امور کی وضاحت فرمائیں :

والدین کا خرچ کس کے ذمہ واجب ہوتا ہے ؟

کیا بھائی کو حق حاصل ہے کہ وہ والدہ پر خرچ کرنے کی دلیل دے کر کرایہ میں سے ہمارا حصہ رکھ لے ؟

کیا استطاعت ہوتے ہوئے بھی بھائی والدہ پر خرچ کرنے سے رک سکتا ہے ؟ حالانکہ والدہ کو اخراجات کی ضرورت ہے ؟

پسندیدہ جواب

جواب :

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی کے حکم کے مطابق وراثت تقسیم کرنا واجب ہے، اور اس میں کوتاہی و زیادتی کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے وراثت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے :

.{یہ اللہ کی حدود ہیں، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، اللہ تعالی اسے ایسی جنتوں میں داخل کریگا جس کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے}.

.{اور جو کوئی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمان کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے وہ جہنم کی آگ میں داخل ہوگا، اس میں ہمیشہ کے لیے رہے گا، اور اس کے لیے اہانت آمیز عذاب ہے}.النساء (13-14).

اس لیے آپ کے بھائی کو اکیلے عمارت کا کرایہ استعمال کرنا اور باقی ورثاء کو اس سے محروم رکھنا جائز نہیں.

دوم :

تنگ دست والدین کا خرچ ان کی اولاد پر واجب ہے چاہے بیٹے ہوں یا بیٹیاں اگر وہ مالدار ہیں اور ان کے اور اولاد کے خرچ سے مال زائد ہے تو انہیں اپنے والدین کا خرچ ادا کرنا ہوگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ}.الاسراء (23).

اور ضرورت کے وقت والدین پر خرچ کرنا بھی حسن سلوک میں شامل ہوتا ہے.

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ :

لوگوں میں سے میرے لیے حسن سلوک کے اعتبار سے سب سے زیادہ کون حقدار ہے ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ

اس نے عرض کیا : اس کے بعد کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ

اس نے پھر عرض کیا : پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری والدہ

اس نے پھر عرض کیا : پھر کون ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر تیرا والد"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5971) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا مرد کے لیے سب سے پاکیزہ وہ ہے جو وہ اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے، اور اس کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے"

سن ابو داود حدیث نمبر (3528) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کا اجماع ہے کہ تنگ دست والدین جن کی کوئی آمدنی نہیں اور نہ ہی ان کے پاس مال ہے تو اولاد کے مال میں ان کا خرچ واجب ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی (169/8).

اس بنا پر آپ کی والدہ کا خرچہ عمارت کے کرایہ میں سے ان کے حصہ میں سے ادا ہوگا، جو کہ آٹھواں حصہ بنتا ہے، اور آپ کو والدہ کو یہ بھی حق ہے کہ وہ اپنا حصہ کسی ایک وارث یا کسی دوسرے کو فروخت کردے، اور اس مال سے اپنے اخراجات پورے کرے.

اور اگر یہ مال یا کرایہ اس کے اخراجات کے لیے کافی نہیں ہوتا تو پھر اس کی مالدار اولاد کے مال سے خرچ مکمل کرنا واجب ہوگا، چاہے وہ بیٹے یا بیٹیاں ہوں.

چنانچہ اگر عورت شادی شدہ ہو اور اس کے اخراجات خاوند پورے کرتا ہے، اور اس کے پاس زیادہ مال وچاہے عمارت کے کرایہ میں سے ہی تو اس پر اپنی ماں کا خرچ برداشت کرنا لازم ہے.

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اگر والدین تنگ دست اور ضرورتمند ہوں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو اس کے لیے اپنے والدین پر بقدر ضرورت خرچ کرنا لازم ہے، لیکن وہ اپنی ضرورت میں کمی نہیں کریگی" انتہی

اور یہ خرچ وراثت کے مطابق ہوگا؛ کیونکہ عمومی فرمان باری تعالی ہے :

.{اور وارث پر بھی اسی طرح ہے}.البقرۃ (233).

آپ کے بھائی کے لیے والدہ کے خرچ کی دلیل اور بہانہ بنا کر کرایہ میں سے آپ کا حصہ روک لینا جائز نہیں، بلکہ اسے ہر وارث کو اس کے حصہ کے مطابق رقم دینا ہوگی، اور سب مل کر اپنی والدہ کے اخراجات پورے کریں، یہ جہاں تک بھی پہنچ جائے پھر بھی ماں کے آپ پر جو حقوق ہیں ان کے برابر نہیں ہو سکتا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے ادب المفرد میں ابو بردہ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی نے ایک یمنی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ اپنے کندھوں پر اٹھائے طواف کرا رہا ہے، اور وہ کہہ رہا ہے میں اپنی ماں کے لیے ایک مطیع اونٹ ہوں، اس نے ابن عمر سے عرض کیا :

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے ؟

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا :

نہیں اللہ کی قسم تم نے تو ولادت کے وقت درد کی ایک لہر کا بھی حق ادا نہیں کیا"

الادب المفرد حدیث نمبر (18) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الادب المفرد میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الزفرۃ تردد نفس کو کہتے ہیں، جو ولادت کے وقت عورت کو پیش آتا ہے.

اس لیے تم اللہ سبحانہ وتعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کرو، اور اپنی والدہ کے متعلق اللہ تعالی کا خوف کھاؤ اور والدہ کا حق ادا کرو، کیونکہ تمہارے حسن سلوک اور صلہ رحمی کے لیے والدہ کا حق ہی سب سے زیادہ ہے.

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو سیدھی راہ کی دکھائے اور آپ کو توفیق نصیب کرے.

واللہ اعلم